بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۵ ذیقعد ۱۳۸۹ھ ـ ۲۴ صلح ۱۳۴۹ ہش ـ ۲۴ جنوری ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انعمت علیہم کی دعا اِس لئے سکھائی گئی ہے کہ یہ اُمت بہائم کی طرح زندگی بسر نہ کرے

خُدا نے پہلے سے ارادہ کر رکھا ہے کہ اسے وہ مراتب حاصل ہوں جو انبیاء اور اصفیاء کو حاصل ہوتے ہیں

"سورہ فاتحہ میں جو قرآن کے شروع میں ہی ہے اللہ تعالیٰ مومن کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ دعا مانگیں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (۱) یعنی ہمیں وہ راہ سیدھی بتلا اُن لوگوں کی جن پر تیرا انعام وفضل ہے۔ یہ اِس لئے سکھائی گئی ہے کہ انسان عالی ہمّت ہو کر اس سے خالق کا منشاء سمجھے اور وہ یہ ہے کہ یہ اُمت بہائم کی طرح زندگی بسر نہ کرے بلکہ اس کے تمام پردے کُھل جاویں۔ ..... اس دعا سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے پہلے سے ارادہ کر رکھا ہے کہ جو متقی ہو اور خدا کی منشاء کے مطابق ہے تو وہ اُن مراتب کو حاصل کرسکے جو انبیاء اور اصفیاء کو حاصل ہوتے ہیں۔ اِس سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ انسان کو بہت سے قویٰ ملے ہیں جنہوں نے نشوونما پانا ہے اور بہت ترقی کرنا ہے۔ ہاں ایک بکرا چونکہ انسان نہیں اُس کے قویٰ ترقی نہیں کرسکتے۔ عالی ہمّت انسان جب رسُولوں اور انبیاء کے حالات سُنتا ہے تو چاہتا ہے کہ وہ انعامات جو اس پاک جماعت کو حاصل ہوئے اُس پر نہ صرف ایمان ہی ہو بلکہ اُسے بہ تدریج اُن نعماء کا علم الیقین۔ عین الیقین اور حق الیقین ہو جاوے۔

علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھوُاں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بدقسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اِس آیت کے مطابق جس پر اللہ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوُا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ (۲) جو ہمارے راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اُس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ سو انسان کو چاہیئے کہ اس کو مدِنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنّا رکھے کہ وہ بھی اُن لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کرچکے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اُٹھایا جاوے"۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۸)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۳ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی نسبتاً اچھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● ربوہ ۲۳ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور دل پر اثر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۲۳ صلح۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال رقم فرماتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ایم آر سی پی، ڈی سی ایچ فزیشن فضلِ عمر ہسپتال کی اہلیہ صاحبہ کئی روز سے بعارضہ بخار بہت بیمار ہیں۔ علاج کے باوجود بخار ابھی تک نہیں اُترا ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● کراچی (بذریعہ ڈاک) مکرم مسعود احمد صاحب خورشید جو ریل کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ کئی ہفتہ لاہور میں زیرِ علاج رہنے کے بعد کراچی واپس تشریف لے جا چکے ہیں اور آجکل وہاں زیرِ علاج ہیں۔ زخم تو مندمل ہو رہے ہیں لیکن زخمی ٹانگ اور کندھے میں تاحال بہت درد ہے۔ احباب جماعت آپکی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کیلئے خاص دعاؤں کی تحریک

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

ہمارے بھائی مرزا انور احمد صاحب کا پتّے کا آپریشن ۱۷ جنوری کو ہونا تھا لیکن ڈاکٹروں نے آخری روز آپریشن ملتوی کر دیا تھا۔ اب ان کا پتّے کا آپریشن ۲۱ جنوری ۱۹۷۰ء کو میو ہسپتال لاہور میں ہو گیا ہے جو بفضلہٖ تعالےٰ کامیاب رہا ہے۔ چونکہ پتّہ ماؤف ہو گیا تھا اس لئے ڈاکٹروں نے اسے نکال دیا ہے۔

مَیں احبابِ جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے عزیزم مرزا انور احمد صاحب کو آپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔

آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ر صلح ۱۳۴۹ہش

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے

(۳)

باوجود اس تمام علمی ترقی کے جس کا ذکر گزشتہ قسط میں کیا گیا ہے انسان مطمئن نہیں ہے اور یہ معلوم نہیں کر سکا کہ انسانی زندگی کا حقیقی مدعا کیا ہے۔ علم کا اتنا بڑا ذخیرہ بھی اس مسئلہ کو حل نہیں کر سکا زیادہ سے زیادہ سائنسدان یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ زندگی ان عناصر کے اتحاد سے پیدا ہوتی ہے اور جب ان کا یہ رشتہ اتحاد ٹوٹ جاتا ہے تو زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ دراصل یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ دنیا کے معمہ کے سامنے ہار کر ہتھیار رکھ دینے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ حافظ شیرازی نے آج سے سینکڑوں سال پہلے کہا ہے ع

کہ کس نہ کشود و نکشاید بحکمت ایں معمہ را

یعنی دنیا کا عقدہ حکمت سے نہ تو کوئی حل کر سکا ہے اور نہ حل کر سکتا ہے۔ اس لئے اس کی جستجو ہی لاحاصل ہے۔ اس کے خلاف اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

کہ ہم نے یہ کائنات باطل نہیں بنائی بلکہ اس کا ایک مقصد ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں مگر وہ مدعا جو خدا تعالےٰ اپنی پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے۔ فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ

یعنی مَیں نے جنّ اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رُو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا کے لئے ہو جانا ہے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے اسے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا میں فانی ہو جانا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (اٰل عمران ۲۰)

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ...... ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔ (الروم: ۳۰، ۳۱)

یعنی وہ دین جس میں خدا کی معرفت صحیح اور اس کی پرستش احسن طور پر ہے وہ اسلام ہے۔ اور اسلام انسان کی فطرت میں رکھ گیا ہے اور خدا نے انسان کو اسلام پر پیدا کیا اور اسلام کے لئے پیدا کیا ہے۔ یعنی یہ چاہا ہے کہ انسان اپنے تمام قویٰ کے ساتھ اس کی پرستش اور اطاعت اور محبت میں لگ جائے۔ اسی وجہ سے اس قادر کریم نے انسان کو تمام قویٰ اسلام کے مناسب حال عطا کئے ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۴۷ تا ۱۴۹)

اس کے آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دُنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا کے اپنی سچّی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولت مند ہو کر، بڑا عہدہ پا کر، بڑا تاجر بن کر، بڑی بادشاہی تک پہنچ کر، بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے اور اس کے مکروں اور فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشنس اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ایک دانا انسان اس مسئلہ کو اس طرح بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس چیز کے قویٰ ایک اعلےٰ سے اعلےٰ کام کر سکتے ہیں اور پھر آگے جا کر ٹھہر جاتے ہیں وہی اعلےٰ کام اس کی پیدائش کی علّتِ غائی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً بیل کا کام اعلےٰ سے اعلےٰ قلبہ رانی یا آبپاشی یا باربرداری ہے۔ اس سے زیادہ اس کی قوتوں میں کچھ ثابت نہیں ہوا۔ سو بَیل کی زندگی کا مدعا یہی تین چیزیں ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی قوت اس میں پائی نہیں جاتی۔ مگر جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں کہ ان میں اعلےٰ سے اعلےٰ کون سی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلےٰ و برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے سب خدا کا ہو جائے۔ وہ کھانے اور سونے وغیرہ طبعی امور میں دوسرے حیوانات کو اپنا شریکِ غالب رکھتا ہے۔ صنعت کاری میں بعض حیوانات اس سے بہت بڑھے ہوئے ہیں بلکہ شہد کی مکھیاں بھی ہر ایک پھول کا عطر نکال کر ایسا شہد نفیس پیدا کرتی ہیں کہ اب تک اس صنعت میں انسان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلےٰ کمال خدا تعالےٰ کا وصال ہے لہٰذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے۔" (ایضاً صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰)

ان اقتباسات سے واضح ہے کہ محض عقل سے انسان زندگی کا مدعا حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر وہ کوئی ایسی کوشش کرتا ہے تو وہی عقل انسان کو بعد میں مغرور بنا دیتی ہے۔ کیونکہ جو مدعا وہ مقرر کرتا ہے وہ اس محدود دنیا تک ہوتا ہے اور دنیا کے حالات ہر وقت بدلتے رہتے ہیں اور وہ وہ گوہرِ مراد نہیں پاتا جس سے اس کے دل کو پورا پورا اطمینان ہو جائے۔

○

تری پلکوں پہ تابندہ نہیں اشک
فقط زر ہے ترے خوابوں کی تعبیر
تُو دل کی زندگی سے بے خبر ہے
نہیں تیری سحر میں آہِ دلگیر

(سعید احمد اعجاز

خلافتِ ثالثہ کی تحریکات ــــــ اور ہماری ذمہ واریاں

تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۲)

اللہ تعالیٰ نے سابقہ پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے مطابق سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خلافت ثانیہ کو بھرپور برکتوں کا مصداق بنایا اور آپ کے ذریعہ احمدیت اور اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ گیا۔ آپ کی خلافت کے فیوض و برکات کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ ان کے اثرات تاقیامت جاری رہیں گے۔ آپ کے باون سالہ کامیاب دورِ خلافت میں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے عظیم ترقیات عطا فرمائیں آخر مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو آپ کا وصال ہوگیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

خلیفۂ ثالث کا انتخاب

خدائی تقدیر کے مطابق قرآن مجید احادیث نبویہ اور ارشادات مسیح موعود علیہ السلام و قواعد انتخابِ خلافت کی روشنی میں ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو فاتح الدین سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الثالث ہوا۔ ساری جماعت نے بالاتفاق آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور جماعت احمدیہ کا روحانی قافلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کے عظیم صدمہ کو برداشت کرتا ہوا پھر اپنے پاک باز امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں اشاعتِ اسلام کی منزلوں کو طے کرنے کے لئے رواں دواں ہوگیا۔ الٰہی جماعتیں اسی طرح سمندر کی موجوں کے طرح ابھرتی رہتی ہیں۔ دشمن ان کی تباہی و بربادی کے منتظر ہوتے ہیں۔ مگر آسمان کا خدا ہر مرحلہ پر ان کو مزید رفعتوں سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ پہلے بھی یہی ہوتا ہے اور آج جماعت احمدیہ کے لئے بھی یہی سنت اللہ کارفرما ہے۔ اس جگہ ایک لطیف قابلِ ذکر مماثلت اسلام کے دونوں دوروں کی تیسری خلافتوں میں یہ ہے کہ دونوں جگہ خلیفۂ ثالث کا انتخاب ۸ نومبر بروز سوموار ہوا ہے۔

خلافتِ ثالثہ کا مقام اور اس کی شان

آج کی تقریر کے مقررہ عنوان "خلافت ثالثہ کی تحریکات" کے مطابق تحریکات کے متعلق کچھ کہنے سے پیشتر خلافتِ ثالثہ کے مقام و شان کو بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ بغرض اختصار صرف چار حوالے ذکر کرتا ہوں

(۱) بنی اسرائیل کی طالمود میں مسیح موعود کی آمدِ ثانی کے سلسلہ میں صاف خبر دی گئی ہے کہ:۔

"یہ بھی ایک روایت ہے کہ مسیح کے وفات پانے کے بعد اس کی بادشاہت یعنی آسمانی بادشاہت اس کے فرزند اور پھر اس کے پوتے کو ملے گی"

(طالمود باب پنجم ص۳۷ مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۸ء)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک الہام کا ذکر یوں فرماتے ہیں:۔

"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَۃً لَکَ نَافِلَۃً مِنْ عِنْدِیْ۔ یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو نافلہ ہوگا۔ یعنی لڑکے کا لڑکا یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے"

(حقیقۃ الوحی ص۲۱۹)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار تبصرہ میں تحریر فرمایا ہے کہ

"خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ یعنی ایک حلیم لڑکے کی تجھے خوشخبری دیتے ہیں۔ جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائمقام اور شبیہہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔ اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا انی اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوماً یعنی میں تجھے راحت دونگا۔ اور میں تیری قطع نسل نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کروں گا۔ اور یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا۔ اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمر پائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کی طرف سے پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئیگی۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں"

(اشتہار تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے عہد میں اپنے ایک خط میں ایک دوست کو تحریر فرمایا کہ:۔

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دونگا جو دین کا ناصر ہوگا۔ اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا"

(الفضل ۸ اپریل ۱۹۱۵ء)

تفہیماتِ ربانیہ کا حوالہ

یہ پیشگوئیاں نہایت واضح ہیں ۱۹۳۰ء کی بات ہے کہ دشمنانِ سلسلہ کی طرف سے اعتراض ہوا کہ پیشگوئی کے مطابق شبیہہ مبارک احمد کون ہے؟ اس کے جواب میں خاکسار نے اپنی کتاب تفہیمات ربانیہ میں مفصل لکھا۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ملاحظہ کے بعد شائع ہوا۔ متعلقہ الفاظ یہ ہیں:۔

"اے منکرین سنو اور گوش ہوش سے سنو۔ کہ مبارک احمد کا قائمقام اور شبیہہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہونے والا مولود مسعود ہے جس کا نام صاحبزادہ ناصر احمد سلمہ اللہ ہے اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا فرزند ارجمند ہے۔ کیا کوئی ہے جو ایمان لائے"؟

(تفہیمات ربانیہ مطبوعہ ۱۹۳۰ء ص۱۳۶ و مطبوعہ ۱۹۶۴ء ص۱۳۳)

حاضرین کرام! یہی وجود باجود ہے جسے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث اور جماعت احمدیہ کے خلیفۂ سوم کے منصب سے سرفراز فرمایا ایدہ اللہ بنصرہ واطال بقائہ وحفظہ بعینہ الکریمۃ اللھم آمین

خلافت کے مقاصد اربعہ

آیت قرآنی ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ (جمعہ ع ۱) کے مطابق نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے چار اہم مقاصد تھے۔ تلاوت آیات تزکیۂ نفوس۔ تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت۔ آپ کے جملہ خلفاء کے بھی یہی چاروں مقاصد ہیں درجہ بدرجہ ان کی تکمیل ان کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اسلام کی نشأۃ اولیٰ اور نشأۃ ثانیہ ہر دو کے خلفاء اپنے اپنے دائرہ میں ان مقاصد اربعہ کے لئے کوشاں رہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو بہترین رنگ میں کام کرنے کا موقعہ ملا ہے جزاھم اللہ خیراً

خلافتِ ثالثہ کی تحریکات کا پس منظر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کو اللہ تعالیٰ نے ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی شب خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آج تک چار سال ایک ماہ اور اٹھارہ دن کے گذرے ہوئے بابرکت عرصۂ خلافت میں آپ نے متعدد دوررس کامیاب تحریکات فرمائی ہیں۔ وہ ساری تحریکات نبوت و خلافت کے مقاصد اربعہ کو ہی پورا کرنے والی ہیں۔ ان تحریکات کے تفصیلی تذکرہ و تبصرہ سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان تحریکوں کا پس منظر کیا ہے۔ تا کہ احباب ان تحریکوں کی اہمیت و افادیت کا پوری طرح احساس کر سکیں۔ حضرت خلیفۂ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ

"آئندہ پچیس تیس سال جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی اہم ہیں۔ کیونکہ دنیا میں روحانی انقلاب عظیم پیدا ہونے والا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کونسی خوش بخت قومیں ہونگی جو ساری کی ساری یا ان کی اکثریت احمدیت میں داخل ہوگی۔ وہ افریقہ میں ہونگی یا جزائر میں یا دوسرے علاقوں میں لیکن میں پورے وثوق کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائینگے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کرلیگی اور وہاں کی حکومت احمدیت کے ہاتھ میں ہوگی"

(الفضل مورخہ ۹ جولائی ۱۹۶۹ء)

احباب کرام! الٰہی جماعتوں کے نئے فتوحات اور ترقیات کے قریب ہونے پر ان کی ذمہ داریوں میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ انہیں بہت زیادہ بیداری اور سرفروشی سے کام کرنا ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی بنا پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے چند خاص تحریکات بھی فرمائی ہیں۔ ان تحریکات کا تعلق جماعت کے تمام طبقوں سے ہے۔ مردوں سے بھی، عورتوں سے بھی، جوانوں اور بوڑھوں سے بھی، اور بچوں سے بھی صاحب ثروت اصحاب سے بھی اور غریب افراد سے بھی۔ پھر یہ تحریکات مالی۔ بدنی، ذہنی اور جذباتی قربانیوں کے بارے میں ہیں۔ گویا تزکیۂ نفس کے ہر پہلو سے مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ اس سے ان تحریکات کی جامعیت اور غیر معمولی افادیت ظاہر ہے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک

مالی قربانیوں میں سے اہم ترین اور ابتدائی تحریک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی فرمائی۔ مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں واجب الاحترام بزرگ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے احباب جماعت کے سامنے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کا ذکر فرمایا۔ اس فنڈ کی رقم ۲۵ لاکھ روپے تجویز ہوئی۔ تیسرے روز ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ اس فنڈ سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جائے گا۔ اس سے جو آمد ہوگی وہ غلبۂ اسلام کے ان عظیم الشان کاموں کی تکمیل پر خرچ ہوگی۔ جنہیں حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے تحدیث نعمت کے طور پر یہ بھی اعلان فرمایا۔ کہ اس تحریک میں احباب اور جماعتوں کی طرف سے اب تک فوری طور پر ۱۵ لاکھ روپے کے وعدے پیش کئے جا چکے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک اور اس کی وصولی کے لئے تین سال کا عرصہ معین فرما دیا جو گزشتہ جون میں ختم ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تحریک میں عظیم برکت ڈالی۔ پاکستان اور بیرون پاکستان کے احمدیوں نے دیگر چندوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ وقت مقررہ میں ۲۷,۱۵,۶۷۸ روپے کے وعدے کئے۔ اور مقررہ وقت میں حالات کی مجبوری کے باعث آئندہ ادائیگی کی اجازت حاصل کرنے والوں کو مستثنیٰ کرکے مبلغ ۳۴,۶۷,۰۶۷ روپے احباب نے اس فنڈ میں جمع کر دیئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جماعت احمدیہ ایسی غریب جماعت کا جو باقاعدگی سے سالانہ لاکھوں روپے پہلے ہی خدمتِ اسلام میں صرف کر رہی ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اس قدر گراں قدر رقم جمع کر دینا اس بات پر واضح دلیل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو عظیم قوتِ قدسیہ عطا فرمائی ہے۔ اور افرادِ جماعت اپنے اخلاص للہیت اور فدائیت میں روز بروز آگے ہی آگے بڑھ رہے ہیں۔ دیکھنے والی آنکھوں اور سوچنے والے دلوں کے لئے یہ واقعہ احمدیت کی سچائی پر ایک نمایاں برہان ہے۔ اے کاش کہ لوگ غور و تدبر سے کام لیں۔

تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریکیں

دوسری اور تیسری دو اہم ترین دینی تربیت کی دو توام تحریکیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعلیم قرآن پاک اور وقف عارضی کے نام سے جاری فرمائیں۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ دو تین سال کے اندر ہمارا کوئی بچہ ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم پڑھنا نہ آتا ہو۔" (الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

پھر فرمایا:۔

"قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔ ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔" (ایضاً)

پھر فرمایا:۔

"ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضاکار چاہئیں، جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے لئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو۔ وہاں قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کے لئے دیں۔ تا یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے۔"

(الفضل ۱۶ فروری ۱۹۶۶ء)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند ماہ بعد فرمایا:۔

"میں پھر تمام جماعتوں کو، تمام عہدیداران خصوصاً امرائے اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قربِ الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں از بس ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس میں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور تنبیہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد، نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ، کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

ایک روحانی نظام اور الہام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ایک روحانی نظارہ دکھایا گیا کہ زمین ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نور سے منور ہو گئی ہے۔ اور پھر نور مجسم ہو کر بشری لحم کی شکل میں نمودار ہوا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کریم کا نور ہے۔ جو تعلیم القرآن کی سکیم اور وقف عارضی کی سکیم کے تحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالیگا اور انوار اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے، جس طرح اس نور کو زمین پر محیط ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

ایک دوسرے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں۔"

(الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

خواتین سے خطاب

احمدی خواتین کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"میں قرآن کریم کا واسطہ دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آپ جب گھروں کو واپس جائیں تو قرآن کریم کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دیں اور اپنے گھروں میں قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے کو رائج کریں۔ اسی طرح اپنی لجنہ میں بھی اور اپنے محلہ میں بھی یہ کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سے پوچھے گا۔ کہ دیکھو میں نے تمہارے ہاتھ میں قرآن کریم دیا تھا۔ میں نے تم پر اپنے فضل سے اور اپنی رحمت سے تفسیر کے دروازے کھولے تھے تم نے کیوں اس گھر میں قدم نہ رکھا۔"

(الفضل ۱۱ فروری ۱۹۶۸ء)

تعلیم القرآن کے نئے دور کا آغاز

۱۹۶۹ء میں تعلیم القرآن کلاس اور وقف عارضی کے پہلے تین سالہ دور کے خاتمہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرے پانچ سالہ دور کا آغاز فرمایا۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ

"میں چاہتا ہوں کہ ہم پوری طاقت کے ساتھ، پوری ہمت کے ساتھ، اور انتہائی کوشش کے ساتھ تعلیم القرآن کے اس دوسرے دور میں داخل ہوں"

(باقی)

وقفِ جدید کے وعدہ جات کے ساتھ وصولی کی کوشش ابھی سے ضروری ہے

احباب جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے اس سلسلہ میں جہاں بہت سی جماعتیں اور افراد اپنے امام کے حضور لبیک کہہ رہے ہیں۔ اور اپنے وعدہ جات بھجوا رہے ہیں۔ وہاں عہدہ داران صاحبان کی طرف سے یہ صراحت نہیں ہوتی کہ ان وعدہ جات کی ادائیگی کس صورت میں ہوگی۔ اور آیا قسط وار ہوگی یا یکمشت طور پر۔

پس سیکرٹریان مال ازراہ کرم فوری توجہ فرما دیں۔ اور وعدہ جات کے ساتھ ادائیگی کی صورت بھی متعین فرما دیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حق کے طالبوں کیلئے حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چند ارشادات

از محترم مکرم مولوی صدر الدین صاحب مولوی فاضل احمد نگر

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ (جن کا مزار لاہور میں ہے) بہت بڑے ولی اللہ مانے جاتے ہیں۔ اور لوگ دور دور سے ان کے مزار کی زیارت اور دعا کے لئے آتے ہیں ان کی تعریف میں ایک بزرگ نے یہ شعر کہا ہے ؎

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کشف المحجوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جانو خدا تمہیں نیکی دے کہ ہمارے زمانے میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہے جو ریاضت و مجاہدہ سختی جھیلنے کی طاقت نہیں رکھتے ریاضت کے بغیر وہ آرزوئے ولایت رکھتے ہیں اور تمام اہل تصوف کو اپنے جیسا ہی سمجھتے ہیں۔ جب یہ لوگ گذشتہ صوفیوں کی باتیں سنتے ان کی عظمت دیکھتے اور ان کے معاملات پڑھتے ہیں۔ پھر اپنے اندر نظر ڈالکر اپنی ذات کو ان اوصاف سے دور پاتے ہیں تو یہ آرزو چھوڑ کر کہتے ہیں ہم ان جیسے نہیں نہ ہی ہو سکتے ہیں اور نہ ہمارے زمانے میں ایسے افراد موجود ہیں حالانکہ ان کی یہ بات صحیح نہیں (یہ ترجمہ مترجم نے صحیح نہیں کیا اصل فارسی عبارت یہ ہے این قول از ایشاں محال باشد کہ ان کا یہ قول محال ہے یعنی ناممکن بات ہے) کیونکہ خدائے برتر زمین کو بے حجت ہرگز نہیں چھوڑتا یعنی امت محمدی کو اولیاء کے بغیر قطعاً نہیں رہنے دیتا اور ہر دور میں اللہ کے نیک بندے موجود رہتے ہیں جیسا کہ پیغمبر صلعم کا ارشاد ہے لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْخَیْرِ وَالْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ (میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ نیکی اور حق پر قائم رہے گی۔ حتیٰ کہ قیامت آجائے۔) یہ بھی فرمایا اَلْاَبْدَالُ فِیْ اُمَّتِیْ اَرْبَعُوْنَ عَلٰی خُلُقِ اِبْرَاھِیْمَ (ہمیشہ میری امت میں چالیس افراد حضرت ابراہیم کے خلق پر قائم رہیں گے)

(کشف المحجوب باب زیر عنوان صوفیائے متاخرین کے امام ترجمہ از ابو نعیم عبد الحکیم خان نشتر جالندھری اشاعت دوم ۱۹۶۷ء ناشرین شیخ غلام علی اینڈ سنز انارکلی لاہور)

اسی طرح آپ ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں:۔

"خدا کے ولی جنہیں اس نے اپنی دوستی اور ولایت کے لئے مخصوص کر لیا ہے وہ اس کے ملک کے مالک ہیں انہیں اپنی محبت کے لئے مخلوق میں سے چن کر اپنے فعل کے اظہار کا نشان بنا دیا گوناگوں کرامتوں سے مخصوص اور ان سے طبیعت کی خرابیاں یکسر پاک کر کے انہیں نفس کی پیروی سے چھڑا دیا ہے پس اُن کا مقصد اس کی ذات کے سوا کچھ نہیں اور نہ اسکے سوا کسی دوسرے سے انہیں محبت ہے ہم سے قبل گذشتہ زمانوں میں بھی ہوتے رہے اور اب بھی ہیں اس کے بعد قیامت تک موجود رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تمام امتوں پر فضیلت دے کر دکھایا کہ میں ہمیشہ شریعت محمدی کو محفوظ رکھوں گا۔"

(ترجمہ کشف المحجوب ترجمہ زیر عنوان ولی کی مزید تشریح تیئیسواں باب بحث صفحہ ۲۰۵)

حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا ارشادات میں بڑی وضاحت اور تحدی کے ساتھ دعویٰ فرمایا ہے کہ امت محمدیہ میں ہر زمانہ میں اولیاء اللہ پیدا ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے اور یہ محال امر ہے کہ ایسا دور آجائے جس میں اولیاء اللہ اس سرزمین میں موجود نہ ہوں جو امت محمدیہ کی اصلاح نہ کریں اور شریعت غرا اسلام کی حفاظت نہ کریں۔

تمام مسلمانوں خصوصاً حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ کے معتقدین کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ان کے مندرجہ بالا ارشادات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور ان حقائق کے بارہ میں تدبر سے کام لیں۔ تاکہ وہ بھی انعامات خداوندی [illegible]

چوہدری عبد اللطیف صاحب مرحوم

میرے چھوٹے بھائی چوہدری عبد اللطیف صاحب مرحوم ۱۹۰۵ء میں چوہدری ولی داد صاحب مرحوم عرائض نویس کھاریاں (جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے) کے ہاں تولد ہوئے انہیں دنوں میں اکثر مضامین دربارہ شہادت حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کابل سلسلہ کے اخبارات الحکم۔ بدر اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہونے تھے۔ لہذا والد مرحوم و مغفور نے اپنے اس بیٹے کا نام عبد اللطیف رکھا۔ مڈل تک تعلیم کھاریاں میں حاصل کی اور میٹرک کا امتحان زمیندارہ ہائی سکول گجرات سے پاس کیا۔ اس کے بعد لائلپور کے زراعتی کالج میں داخلہ لیا۔ وہاں سے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد گورنمنٹ نے چند طلباء کو اراضی دی۔ چنانچہ مرحوم کو بھی دو مربعہ اراضی منڈی بورے والہ کے نزدیک دی گئی۔ انہیں ایام میں مرحوم نے دو مربعہ اراضی اپنے بہنوئی چوہدری حاجی رحمت خاں صاحب مرحوم کی وساطت سے ریاست بہاولپور میں خریدی۔ اور ۱۹۳۲ء سے مستقل طور پر اپنی رہائش چک نمبر ۱۵۰ ضلع بہاولنگر میں اختیار کر لی۔

چک نمبر ۱۵۰ میں اکیلے ہی احمدی تھے لیکن باوجود شدید مخالفت کے اپنے عقائد پر چٹان کی طرح قائم رہے۔ مرکز کی ہر تحریک میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ الفضل بھی جاری کرا رکھا تھا

مرحوم بہت سی خوبیوں اور اخلاقِ فاضلہ کے مالک تھے اپنے چک میں بہت سی انگریزی اور یونانی ادویات کا سٹاک رکھا ہوا تھا۔ تمام حاجتمندوں کو مفت دوائی دیا کرتے تھے۔ اگر کسی نے رات کے وقت بھی ان کے گھر پر دستک دی تو مرحوم نے اسی وقت اس کی ہر ممکن امداد کی اور خود جا کر رات کے وقت مریض کو دیکھا۔ اُن کا یہ کاروبار محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوتا تھا۔ مارچ ۱۹۶۷ء میں خدا کی تقدیر کے تحت ان سے چھوٹے میرے بھائی ماسٹر محمد شفیع صاحب کی وفات کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ اس کی بیوہ۔ دو بچوں اور بیوہ ہمشیرہ کے گھر کا تمام خرچ دیتے رہے۔ مرحوم میں یہ ایک قابلِ رشک خوبی تھی کہ وہ خصوصاً بیواؤں اور یتیموں کا خاص خیال رکھتے اور حتی الامکان ان کی امداد کرتے۔ مئی ۱۹۶۸ء میں ان کو بندشِ پیشاب کی شکایت لاحق ہوئی۔ کافی علاج کیا مگر آخر بیماری نے کینسر کی شکل اختیار کر لی اور ۲۵ نومبر ۱۹۶۹ء مطابق ۱۴ رمضان المبارک بروز منگلوار بعمر ۶۴ سال اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ اور پسماندگان کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ تین لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں دنیا کے ہموم و غموم سے بچائے رکھے اور ان کو اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(فضل الٰہی ریٹائرڈ سیکرٹری کمیٹی کھاریاں ضلع گجرات)

ابھی کام مکمل نہیں ہوا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام اطفال کو تاکیدی ارشاد فرمایا تھا کہ وہ سب کے سب جلسہ سالانہ سے قبل سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں۔ قائدین مجالس یاد رکھیں کہ جب تک اس ارشاد کی سو فیصد تعمیل نہیں ہو جاتی ان کا کام مکمل نہیں سکتا۔ جو اطفال ابھی تک یہ آیات مکمل یاد نہیں کر سکے ان سب کو آیات یاد کروانے کی خاص مہم جاری کریں

مہتمم اطفال
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
میں
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا ورود مسعود

، جنوری ۱۹۷۰ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالت انصاف میجر عبد اللہ صاحب بہادر اور چند دیگر معززین کے ہمراہ لاہور سے گھٹیالیاں بذریعہ کار تشریف لائے۔ آپ کے خیر مقدم کے لئے جہاں کالج و سکول کے طلباء و اساتذہ موجود تھے وہاں علاقہ کے معززین اور سیالکوٹ کے بعض احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

محترم چوہدری صاحب کا سب سے پہلے ممبران کالج کمیٹی۔ سٹاف تعلیم الاسلام کالج۔ سٹاف تعلیم الاسلام ہائی سکول سے تعارف کرایا گیا۔ پھر آپ نے منیجر صاحب اور پرنسپل صاحب کی معیت میں کالج۔ کالج ہوسٹل۔ سکول اور کوارٹرز کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد آپ جلسہ کی تقریب میں تشریف لائے۔ جہاں سامعین کا جم غفیر موجود تھا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے ہوئی جو مولوی عبد الحلیم صاحب نے کی پھر منظور احمد صاحب شاکر نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" کے چند اشعار سنائے۔ بعدہٗ محترم ثاقب صاحب زیروی مدیر 'لاہور' جو لاہور سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے آئے تھے نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نظم "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" کے کچھ اشعار اپنے مخصوص انداز میں سنائے

اس کے بعد پرنسپل صاحب نے محترم چوہدری صاحب کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہوئے بتایا۔ کہ یہ کالج دیہاتی اور غریب علاقہ میں خدمت خلق کر رہا ہے۔ ذرائع آمد و رفت کی تمام آسائشوں سے محروم علاقہ میں صدر انجمن احمدیہ محکمہ تعلیم اور مقامی انتظامیہ کی مشترک کوششوں سے خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت یہ ادارہ چلایا جا رہا ہے۔ اس کالج کے قیام کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خاص دلچسپی کا اظہار فرمایا ہے۔ پرنسپل صاحب کے خطاب کے بعد محترم چوہدری صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اس دور افتادہ جگہ پر کالج قائم کرنے کی حقیقی غرض وہ نہیں جسے دنیا والے حقیقی غرض سمجھتے ہیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ تعلیم ہمیں متقی دیندار اور رضائے الٰہی پر راضی ہونے والا بنا دے اگر ہم میں تقویٰ اور خدا سے مضبوط تعلق پیدا نہیں ہوتا تو کچھ بھی نہیں۔ ادب۔ تاریخ جغرافیہ کیمیا۔ طبیعات۔ ریاضی سب علوم کی غرض اللہ تعالیٰ کے نور کی شناخت ہے تا دل و دماغ روشن ہوں۔ آپ نے اساتذہ اور طلباء سے فرمایا کہ وہ اپنی زندگیوں کو پاک بنائیں اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں۔ خدا کا وعدہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرنے والے فائز المرام ہوں گے۔ اور اگر تقویٰ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ محض دنیوی تعلیم اور جگہ بھی مل سکتی ہے۔

پس مومن اور متقی ہو تمہاری کلیاں بتا رہی ہوں کہ تم خدا کے بندے ہو۔ پھر خدا اپنے بندے کے لئے غیرت دکھاتے گا اور تمہارا حامی و ناصر ہوگا۔

قادیان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہ جگہ سب سہولتوں سے محروم تھی مگر خدا تعالیٰ نے تمام ضروریات پوری کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر مہمان زیادہ آ گئے۔ اخراجات کے لئے حضرت اماں جان نے زیورات بھی بیچنے پڑے۔ لیکن مہمان ابھی آ رہے تھے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ سے ذکر کیا کہ روپیہ ختم ہو گیا ہے اور مہمان ابھی آ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جہاں تک ہماری استطاعت تھی۔ ہم نے کیا۔ اب خدا خود بندوبست کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں اسکا انتظام فرمایا۔ یہی حقیقی توکل ہے۔ پس روپیہ کا فکر نہ کرو۔ اگر کالج سے تعلق رکھنے والے اللہ کی طرف جھکتے ہوں۔ تو خدا خود بندوبست کرے گا۔ تمہارا فرض ہے ایسے مومن اور متقی بنو اور ایسا مقام حاصل کرو کہ خدا تمہارا کفیل ہو جائے اور تمہاری خاطر غیرت دکھانے لگے۔

آپ نے انسانی ہستی کی بے ثباتی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ تم روز دیکھتے ہو بڑے بڑے آدمی جو سمجھتے ہیں کہ ہماری بڑی کا ستھا ہے۔ راتوں رات حرکت قلب بند ہو جانے سے ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ زندگی ایک بلبلہ ہے۔ اس پر انحصار نہ کرو اور اپنے خدا کے بندے بن جاؤ۔ پھر خدا تمہارا ہو جائے گا۔

کالج کی ضروریات واقعی قابل توجہ ہیں۔ جب تک ضروریات پوری نہیں ہوتیں اللہ تعالیٰ سے مانگتے چلے جاؤ۔

اس کے بعد پرنسپل صاحب نے چوہدری صاحب کا و دیگر مہمانوں ... انتظامیہ کمیٹی اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔ پھر چوہدری صاحب نے تمام مہمانوں اور طلباء کو شرف مصافحہ بخشا۔
(نامہ نگار)

مرحوم والدین کیلئے ایصال ثواب کا دائمی انتظام

مکرم مستری عمر الدین صاحب ساکن محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ تحریر فرماتے ہیں:-

"خاکسار اپنے مرحوم والدین کی طرف سے یکصد روپیہ ساجد بیرون میں داخل کروا رہا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا۔ پھر باوجود تنگی اور غربت کے محض اس کے فضل سے میں اس رقم کو جمع کر سکا ... یہ رقم آپ کو بھجوا رہا ہوں"۔

مستری صاحب موصوف خود اپنے بڑھاپے کی وجہ سے بیمار اور کمزور ہیں لہذا قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص دوست کو اپنے فضل سے تندرستی عطا فرمائے اور ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ان کے مرحوم والدین کے درجات کو بلند فرما کر اپنے قربِ خاص سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نصاب امتحان لجنہ مرکزیہ

معیار اول :-

۱ تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے سو صفحات

۲ - دعائیں اور اسمائے الٰہی مطابق معیار دوم

۳ - سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات با ترجمہ حفظ کرنی

۴ - توضیح مرام کتاب

معیار دوم

۱ - قرآن مجید تیرھواں پارہ با ترجمہ

۲ - کتاب توضیح مرام

۳ - سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات حفظ کرنی

مندرجہ ذیل دعائیں با ترجمہ

مجلس سے اٹھنے کی دعا

ا - سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

ترجمہ:- پاک ہے تو اے اللہ اپنی خوبیوں کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

ب - لیلۃ القدر کی دعا:-

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

ترجمہ:- اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ پس مجھے معاف کر دے۔

ج - پہلے امتحان کے علاوہ مزید ۲۵ اسمائے الٰہی با ترجمہ یاد کئے جائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

۱ - میرے نانا جان ڈاکٹر حاجی عبد المجید خان صاحب آف قلات (جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے ہیں) پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ گرنے سے چوٹ بھی آئی ہے۔ اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(اے۔ کے سیما بنت سید محمود احمد شاہ بلوچ سٹریٹ کوئٹہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسرائیل کے کئی ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ

تل ابیب ۲۲ جنوری۔ اسرائیل کے طاقتور فوجی دستوں نے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے اُردن کی سرحد کو عبور کر کے بحیرہ مردار کے جنوب میں صافی کے علاقہ میں اردن کے مورچوں پر زبردست حملہ کیا۔ اُردنی فوجوں نے اس علاقہ میں حملہ آوروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تو یہودیوں کے ہوائی جہاز بھی اپنی فوجوں کی مدد کے لئے پہنچ گئے۔ اور انہوں نے اردنی فوج پر بمباری کی تاہم اردن کے دستے بے جگری سے دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ اور پندرہ گھنٹوں کی لگاتار جنگ کے بعد دشمن کو مار بھگایا۔ سعودی عرب اور الفتح کے جو دستے اس علاقہ میں متعین تھے انہوں نے بھی جنگ میں اردنی فوجوں کی مدد کی اور اسرائیلی سخت نقصان اٹھانے کے بعد بھاگ نکلے یہودیوں کے کئی ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔

سلامتی کونسل سے اردن کی شکایت

عمان ۲۲ جنوری۔ اردن نے بحیرۂ مردار کے جنوب میں صافی کے اردنی علاقے پر اسرائیلی فوجوں کے حملہ کے خلاف اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے شکایت کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اردن کی حکومت نے تمام عرب ملکوں کی حکومتوں کو بھی ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں اسرائیل کے حملہ سے انہیں آگاہ کر دیا گیا ہے۔

عراقی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش

بغداد ۲۲ جنوری۔ عراق کی حکمران جماعت بعث پارٹی نے کل عراقی حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک منظم سازش ناکام بنا دینے کا اعلان کیا ہے بغداد ریڈیو نے بتایا کہ سازش کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔ اور ایک خاص سہ رکنی ٹریبونل مقرر کیا گیا ہے جو سازش میں ملوث افراد کے خلاف مقدمہ کی سماعت کرے گا۔

عراق کی انقلابی کمان کونسل نے کل ایک بیان میں کہا کہ رجعت پسند غداروں کے ایک گروپ نے بعض بیرونی حلقوں کی امداد و اعانت سے انقلابی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کی تھی لیکن اسے ناکام بنا دیا گیا ہے اور سازش میں شریک تمام افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے جن پر مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے گی یہ سازش کل رات پکڑی گئی سرکاری بیان میں سازشیوں کو انحراف پسند اور سامراجیوں کا ایجنٹ قرار دیا گیا ہے سازش کا مقصد جولائی ۱۹۶۸ء میں عراق میں برسر اقتدار آنے والے انقلاب کو ناکام بنانا تھا۔ جس کے نتیجہ میں بعث پارٹی برسر اقتدار آئی تھی۔

عرب سربراہوں کا اجلاس فروری میں ہوگا

عمان ۲۲ جنوری۔ اردن کے وزیر خارجہ مسٹر عبدالمنعم خان رفاعی نے کہا ہے کہ اسرائیل کے خلاف جنگ لڑنے والے عرب ممالک کے سربراہوں کا اجلاس فروری کے شروع میں ہوگا۔

عازمین حج کی مزید ۹۰۰ نشستیں

کراچی ۲۲ جنوری۔ مرکزی حکومت نے عازمین حج کے لئے بحری جہازوں کے ذریعہ سفر کی خاطر مزید نوسو نشستیں منظور کی ہیں مشرقی پاکستان کے جو لوگ پانچ برس سے سفر حج کی درخواستیں دینے کے باوجود نشستیں حاصل کرنے میں ناکام ہوتے رہے ہیں اور ایسے لوگ جن کی عمریں ۶۵ برس سے زیادہ ہیں ان کو بھی ان نشستوں کے ذریعہ حج کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

مغربی پاکستان کے وہ لوگ جو پچھلے سات برسوں سے زیادہ عرصہ سے حج کے سفر کی درخواستیں دیتے رہے ہیں لیکن نشست حاصل نہیں کر سکے یا ایسے لوگ جن کی عمر ستر برس سے زیادہ ہے ان کو بھی ان نشستوں میں کوٹہ دیا جائے گا۔ یہ نشستیں ان نشستوں کے علاوہ ہیں جو اس سال سفر حج کے لئے منظور کی گئی تھیں۔

پاکستان اور جاپان اقتصادی تعاون بڑھائیں گے

اسلام آباد ۲۲ جنوری۔ جاپان کے معاون نائب وزیر خارجہ نے پاکستانی لیڈروں کے ساتھ بات چیت مکمل کر لی ہے۔ بات چیت کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور جاپان اقتصادی تجارتی فنی اور ثقافتی میدانوں میں باہمی تعاون کی کوشش جاری رکھیں گے۔ پاکستان اور جاپان کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں فریقین نے ان پر اطمینان کا اظہار کیا۔

مشیروں کے تقرر کا طریقہ

راولپنڈی ۲۲ جنوری۔ صدارتی کابینہ نے سرکاری یا نیم سرکاری قانون کے تحت قائم شدہ اداروں کے لئے قانونی مشیر اور مشیر کار مقرر کرنے کا موجودہ طریقہ ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے کابینہ کا اجلاس تین گھنٹے جاری رہا۔ صدر یحیٰی خان نے اس اجلاس کی صدارت کی۔

صدارتی کابینہ کے فیصلہ کے مطابق آئندہ حکومت یا قانون کے تحت قائم ہونے والے ادارے پیشہ وارانہ اہلیت کی بنیاد پر قانونی مشیر اور مشیر کار مقرر کریں گے اس مقصد کے لئے موزوں وکلاء کے ناموں کا ایک پینل بنایا جائے گا۔

کابینہ نے پاکستانی مصنوعات اور مصنوعات کے لئے ۲۰ فی صد زر مبادلہ جیسے ترغیبی نرخوں کی موجودہ پالیسی میں ۱۹۷۰ء دسمبر تک توسیع کرنے کا فیصلہ بھی کیا اس کا مقصد پاکستانی مصنوعات کو فروغ دینا ہے۔

فنی تعمیر کا ادارہ قائم کیا جائے

لاہور ۲۲ جنوری۔ اسماعیلیہ فرقہ کے پیشوا شہزادہ کریم آغا خان نے دنیائے اسلام میں مغربی طرز تعمیر کی اندھی تقلید پر تشویش کا اظہار کی ہے۔ اور اسلامی ممالک کے ماہرین تعمیر کو مشورہ دیا ہے کہ اسلامی طرز تعمیر کو نیا روپ دے کر اسے جدید اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں انہوں نے پاکستان میں بھی فن عمارت کو ترقی دینے اور اس سلسلے میں تحقیق کو برصغیر کی صدیوں پرانی فن تعمیر کی اسلامی روایات سے ہم آہنگ کرنے پر زور دیا۔ کل شام اسلامیہ کالج سول لائنز میں انجمن حمایت اسلام کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں ایسا طرز تعمیر اپنانا چاہیئے جو قدیم و جدید دونوں کی خوبیوں کا حامل ہو اور ہمارے سماجی اور مذہبی حالات سے بھی مطابقت رکھتا

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے دوسرا پوتا عطا کیا ہے یہ بچہ عزیزم مبشر احمد کا بیٹا اور ڈاکٹر مبارک احمد صاحب لپشاور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور دراز عمر عطا کرے۔ آمین۔

(کیپٹن محمد سعید دار الرحمت غربی ربوہ)

درخواست دُعا

مکرم شیخ عبدالغفور صاحب کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ دل کا ضعف بھی محسوس کرتے ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ شیخ صاحب کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

(کیپٹن محمد سعید دار الرحمت غربی ربوہ)

۲۔ میرے والد مرزا اعظم بیگ صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ علاج کافی کرایا گیا ہے لیکن ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ دل بھی کمزور ہو چکا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرما دیں۔

(مرزا بسم اللہ بیگ از نارووال)

دلچسپ اور مفید طبی تجربات

علد ۲۱

بواسیر کی حیرت انگیز دوا پائلز کیور (PILES CURE) استعمال کرنے کے بعد مکرم جناب ناصر احمد خان صاحب ماڈل کالونی کراچی ۲۷ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کی دوا پائلز کیور (PILES CURE) استعمال کی خدا کے فضل سے بالکل آرام ہے بہت خوشی ہوئی"

بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹوروں سے دستیاب ہے قیمت مکمل کورس -/۱۰ ڈاک خرچ کراچی اسٹوروں سے حقوق محفوظ لگوائیے میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۰ کمرشل بلڈنگ سٹریٹ نمبر ۱ اعظم آباد ڈاکٹر راجہ ہومیو اسینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

یہ بات حیران کن ہے کہ پاکستان کے مختلف شہروں میں بنکوں، اسکولوں اور ہسپتالوں انشورنس کمپنیوں اور دفاتر کے لئے عمارات تعمیر کرنے والے لوگ لندن اور نیو یارک کی نقالی کیوں کر رہے ہیں۔

سٹالن کی بیٹی روسی شہریت سے محروم

ماسکو ۲۲ جنوری۔ روسی حکومت نے سٹالن کی بیٹی سوتیلانہ کو روسی شہریت سے محروم کر دیا ہے سوتیلانہ عرصہ ہوا امریکہ چلی آئی تھی جہاں وہ آباد ہو گئی ہے روسی حکومت کے مطابق سوتیلانہ نے ایسے کام کئے ہیں جن کے باعث وہ روسی شہریت کی مستحق نہیں رہی۔

ہم پاکستان کی امداد کے طالب رہیں گے (ابوظہبی)

اسلام آباد۔ ۲۲ جنوری۔ ریاست ابوظبی کے سلطان شیخ زید بن سلطان النہیان نے کہا ہے کہ پاکستان نے جس جوش و خروش سے عالم اسلام اور عرب ممالک کے مفادات کے تحفظ کی جدوجہد کی ہے اس کے سبب عرب عوام پاکستان کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں انہوں نے کہا ہم اپنے مسائل کے بارے نصیحت کے لئے پاکستان کی امداد کے طالب رہیں گے۔

سیاسی پارٹیوں کو بنیادی آئینی امور کے بارہ میں اصولی طور پر متفق ہو جانا چاہیئے

روٹری کلب لاہور کے اجلاس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

لاہور۔ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ملک کی سیاسی پارٹیوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ آئندہ عام انتخابات سے پہلے بنیادی آئینی امور کے بارہ میں اصولی طور پر متفق ہو جائیں اور ان امور پر بحث اور تبادلۂ خیالات کے لئے مکمل امن وامان کو برقرار رکھیں۔

روٹری کلب لاہور کی ڈنر میٹنگ میں گذشتہ منگل (۲۰ جنوری ۱۹۷۰ء) کے روز تقریر کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ بنیادی آئینی امور کو اتفاق رائے سے طے کرنے کے لئے تمام سیاسی پارٹیوں کو ایک مذاکراتی گروپ تشکیل دینا چاہیئے جو ہر پارٹی کے ایک یا دو اور زیادہ سے زیادہ تین نمائندوں پر مشتمل ہو۔

آپ نے تجویز کیا کہ مجوزہ گروپ فوری طور پر دو مسائل پر غور کر کے ان کے بارہ میں متفقہ فیصلہ کرے۔ ان میں سے پہلا مسئلہ ایوان بالا کی تشکیل سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ وفاقی طرز حکومت کا ایک ناگزیر اور لابدی اصول دو ایوانی مقننہ کا قیام ہے اور پاکستان کے لئے اپنے مخصوص جغرافیائی حالات کے پیش نظر اس اصول کو اپنانا اور اختیار کرنا ناگزیر ہے دوسرا مسئلہ مرکز اور وفاق میں شامل ہونے والے یونٹوں کے مابین اختیارات کی تقسیم سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا ان دو اور دوسرے آئینی مسائل کو پوری سنجیدگی اور خلوص کے ساتھ طے کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے بصورت دیگر ایک سو بیس دنوں کے مقررہ عرصہ میں آئین مرتب نہ ہو سکے گا۔ آپ نے فرمایا جب مجوزہ مذاکراتی گروپ میں آئینی مسائل زیر غور آئیں اور ان پر بحث ہو رہی ہو تو گروپ میں شامل سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کو ان مسائل کے بارہ میں کوئی بیان خواہ وہ جواب کے رنگ میں ہی کیوں نہ ہو اخبارات کو نہیں دینا چاہیئے۔ زیر بحث مسائل کے بارہ میں غلط فہمیوں اور باہمی الجھاؤ سے بچنے کے لئے صرف مجوزہ گروپ ہی متفقہ بیانات اخبارات کو جاری کرے۔

محترم چوہدری صاحب نے بعض سیاسی لیڈروں کے اس نظریہ کا بھی ذکر کیا کہ جب تک الیکشن کے ذریعہ مجلس دستور ساز میں سیاسی پارٹیوں کی الگ الگ طاقت کا پتہ نہ لگے اس وقت تک آئینی امور کے بارہ میں اتفاق رائے کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے آپ نے فرمایا میرے نزدیک عام انتخابات سے پہلے آئینی مسائل کے بارہ میں اصولی طور پر متفقہ راہ عمل دریافت کرنے میں کوئی روک یا قباحت نہیں ہے

آپ نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ اتفاق رائے نہ ہونے کی صورت میں دستور ساز اسمبلی میں گرما گرم، بہت طویل بحثیں ہوں گی اور بہت سا قیمتی وقت انہی کی نذر ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا اگر انتخاب سے قبل اتفاق رائے نہ ہو سکا تو پھر دستور بنانے کی امیدوں کو خیرباد کہنا ہوگا۔ اور ہم ۱۹۴۷ء کی پوزیشن پر واپس آجائیں گے

رائے دہی کا طریق

آپ نے عام عددی اکثریت کی مخالفت کی اور اس رائے کا اظہار کیا کہ رائے دہی کے اس طریق کو اختیار کرنے سے قابل عمل آئین مرتب نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا اس طریق کو اپنانے کے نتیجہ میں آئین ساز اسمبلی کے اراکین کی ایک خاصی تعداد غیر مطمئن رہے گی۔ اور ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں آئین منظور ہونے کے بعد ایجی ٹیشن پھر شروع ہو جائے۔

آپ نے آئین بناتے وقت اسلام کی روح کو مدنظر رکھنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ آپ نے قرآن مجید کی وہ آیات پیش کیں جن میں مسلمانوں کو اللہ اور اس کے احکام کو مضبوطی سے پکڑنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی گئی ہے آپ نے فرمایا یہ خدائی احکام رہنما اصول کی حیثیت رکھتے ہیں مستقبل کے آئین میں یہی ہمارے رہنما اور رہبر ہونے چاہئیں۔

فسادات

محترم چوہدری صاحب نے آئین سازی کے سلسلہ میں مکمل امن وامان برقرار رکھنے کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے ڈھاکہ کے فسادات پر افسوس کا اظہار کیا اور تجویز پیش کی کہ تمام سیاسی پارٹیوں کو باہم مل کر انتخابی مہم کے تمام عرصہ میں امن وامان برقرار رکھنے کا تہیہ کرنا چاہیئے۔ انہیں پبلک جلسوں میں نکتہ چینی کے وقت زیادہ محتاط ہونے کا بھی عہد کرنا چاہیئے اور جو لوگ امن وامان میں خلل اندازی کے مرتکب پائے جائیں ان سے ضرور بازپرس ہونی چاہیئے اور ان کی اپنی پارٹیوں کو ان کے خلاف تادیبی کارروائی کرنی چاہیئے آپ نے فرمایا پُر امن ماحول اور پُرامن فضا کے لئے خود ایک سیاسی پارٹی میں نظم وضبط کا ہونا ازحد ضروری ہے

آپ نے باہمی رواداری، صبر وتحمل اور دوسرے کے نظریات و خیالات کا احترام کرنے پر بھی زور دیا۔ اور فرمایا اگر ایک گروہ غصہ میں آجاتا اور بھڑک اٹھتا ہے اور دوسرے گروہ کو اپنا مدمقابل ایک آنکھ نہیں بھاتا اور جلسوں میں گڑبڑ پھیلانی شروع کر دیتا ہے تو اس کا نتیجہ افراتفری اور لاقانونیت کی شکل میں ہی ظاہر ہوگا۔

ایک اور امر جس کی طرف آپ نے توجہ دلائی یہ تھا کہ سیاسی لیڈروں کو صرف کسی پارٹی کے پروگرام پر ہی بحث کرنی چاہیئے اور اس پروگرام کے مصنفوں کو ہدف ملامت بنانے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا نہ ہی انہیں شخصیتوں کی طرف اغراض منسوب کرنی چاہئیں اور نہ ہی ان کے بارے میں شکوک وشبہات کا اظہار کرنا چاہیئے ...

... ... آپ نے قرآن مجید کی ان آیات کا حوالہ دیا جن میں دوسروں کی طرف اغراض منسوب کرنے کی مذمت کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا جبکہ تمام سیاسی پارٹیاں اسلامی آئین کے لئے کوشاں ہیں تو انہیں ایک اسلامی مقصد کے حصول کے لئے اسلامی ذرائع ہی اختیار کرنے چاہئیں۔ سیاسی لیڈروں کو آئین سے متعلق اپنے نظریات کو صاف سیدھے اور غیر مبہم طریق پر بیان کرنا چاہیئے اور جب کوئی قابل ذکر بات نہ ہو تو پھر بولنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔

اس ضمن میں آپ نے اخبارات کے کردار کا بھی ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ ان کے کندھوں پر یہ عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ سیاسی واقعات اور سیاسی لیڈروں کی تقاریر کی بے لاگ اور صحیح رپورٹنگ کریں۔ آپ نے فرمایا اگر کسی تقریر کے بعض حصوں کا مطلب اور ان کی اہمیت ایک اخباری نامہ نگار پر واضح نہ ہو سکے تو غلط رنگ میں رپورٹنگ کرنے سے بہتر یہ ہے کہ وہ ان حصوں کو سرے سے چھوڑ دے اور ان کا کوئی ذکر نہ کرے کیونکہ غلط رپورٹنگ کے نتیجہ میں غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

تقریر سے پہلے روٹری کلب کے صدر مسٹر فیلبس نے حاضرین سے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا تعارف کرایا۔ حاضرین میں عدالت ہائے عالیہ کے جج، وکلاء اور کلب کے ممبران شامل تھے سید جمیل حسین صاحب رضوی نے تقریر کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔

(ترجمہ از پاکستان ٹائمز بابت ۲۲ جنوری ۱۹۷۰ء)

تعلیم الاسلام کالج نے بورڈ باسکٹ بال چیمپئن شپ بھی جیت لی ہے

ربوہ۔ یہ خبر جماعت میں مسرت کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام کالج نے سرگودھا بورڈ باسکٹ بال چیمپئن شپ بھی جیت لی ہے۔ اس سے قبل پنجاب یونیورسٹی چیمپئن ہونے کا اعزاز بھی تعلیم الاسلام کالج کے حصہ میں آچکا ہے گویا اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کالج کو بورڈ اور یونیورسٹی دونوں میں چیمپئن ہونے کا خصوصی اعزاز حاصل ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ بورڈ چیمپئن شپ کے یہ مقابلے ۱۹، ۲۰ جنوری کو سرگودھا میں کھیلے گئے تھے تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم ملٹری کالج جھاریاں کینٹ کو ہرا کر فائنل میں پہنچی تھی۔ فائنل مقابلہ ۲۰ جنوری کو میونسپل کالج لائلپور اور تعلیم الاسلام کالج کی ٹیموں کے مابین ہوا۔ اس میچ میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے اپنے حریف کو ۴۱ کے مقابلہ میں ۷۰ پوائنٹس سے شکست دے کر چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا اللہ تعالیٰ کالج کو یہ اعزاز مبارک کرے۔ (آمین) تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم ان کھلاڑیوں پر مشتمل تھی۔ عبدالرحمٰن کیپٹن داؤد احمد، حفیظ الرحمٰن، اعزاز رسول، فرید عارف، وسیم احمد، منور احمد، سعید احمد، سعید اللہ، ظہیر احمد اور منور ساہی، ان کے علاوہ سات کھلاڑیوں نے پشاور میں منعقد ہونے والی انٹر بورڈ چیمپئن شپ میں سرگودھا بورڈ کی نمائندگی کی تھی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴